رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۰ | منگل ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ، ۱۳ اخاء ۱۳۶۰ ہش، ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۲

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصل غرض ذکرِ الٰہی سے یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو فراموش نہ کرے

جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو وہ جہاں بھی جاوے گا اُس کا دل اور دھیان اسی میں مصروف رہے گا

ارشاد باری تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۲۰۶)

ترجمہ :- اور (اے نبی!) تو اپنے نفس میں اپنے رب کو عجز اور خوف کیساتھ یاد کرتا رہا کر اور دھیمی آواز سے بھی صبح بھی اور شام بھی (ایسا کیا کر) اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی جماعت نہیں بیٹھتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں مگر فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمتِ خداوندی اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان اشخاص کا ان سے ذکر کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔

(مسلم)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس "اصل غرض ذکرِ الٰہی سے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرے اور اسے اپنے سامنے دیکھتا رہے۔ اس طریق پر وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ایک تاجر نے ستر ہزار کا سودا لیا اور ستر ہزار کا دیا مگر وہ ایک آن میں بھی خدا سے جدا نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت فرمایا لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله ۔ جب دل خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں اس کی ایک کیفیت اس طریق پر سمجھ میں آ سکتی ہے کہ جیسے کسی کا بچہ بیمار ہو تو خواہ وہ کہیں جاوے کسی کام میں مصروف ہو مگر اس کا دل اور دھیان اسی بچہ میں رہے گا۔ اس طرح پر جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے وہ بھی تسبیحات ہی ہوتی ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عشق اور محبت میں رنگین ہوتا ہے یہی مفہوم اور غرض اسلام کی ہے کہ وہ آستانہ الوہیت پر اپنا سر رکھ دیتا ہے"

(ملفوظات جلد ہفتم صد ۲۰-۲۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۸ اخاء/اکتوبر - سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"ضعف کی تکلیف ہے"

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافی مطلق کریم و رحیم ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل و عاجل عطا کرے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور خراب ہے کمزوری ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل و عاجل سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

میرا لڑکا عزیزم محمد صدیق ڈرائیور صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ دو ہفتہ سے بوجہ ملیریا بخار بیمار ہے۔ بخار کم و بیش ہوتا رہتا ہے تاہم پوری صحت نہیں ہو رہی۔ کمزوری بھی ہے۔ افراد خاندان حضرت اقدس بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزم کی صحت کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایم عبدالحق ٹھیکیدار والد محمد صدیق ڈرائیور کوارٹر ایوان محمود ربوہ)

نمایاں کامیابی

گورنمنٹ کالج گوجرہ ضلع فیصل آباد کے طالب علم عزیزم شفقت علی گوہر ابن مکرم محمد لطیف صاحب آف چک ۳۱۲ ج ب کتھووالی نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷۳۵/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے اپنے کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز موصوف نان میڈیکل گروپ کے حساب سے بورڈ میں تیسرے نمبر پر ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہر امتحان میں ان کو نمایاں کامیابی سے نوازے۔ خادم دین بنائے اور اپنے فضلوں سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد ادریس شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ گوجرہ)

وقفِ جدید کا بجٹ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ جدید کے کام کو چلانے کیلئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"۔

یاد رہے کہ وقفِ جدید کا مالی سال ختم ہونے میں تین ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے۔

ناظم مال وقفِ جدید

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ • قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۱۳ اخاء ۱۳۶۰ ہش

خدائی نصرت سے محروم کرنیوالی مجرمانہ ذہنیت

ہم گزشتہ شمارہ میں سورۃ البقرہ کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے صبر اور صلوٰۃ کے نو عملی تقاضوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے اس ضمن میں ہم نے "تفسیر سورۃ البقرہ" میں سے سیدنا حضرت المصلح الموعود کا ایک پُر معارف اور بصیرت افروز ارشاد ہدیۂ قارئین کیا تھا جو ان نو عملی تقاضوں کی تفصیل اور ان میں پوشیدہ حکمت پر مشتمل تھا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ محض زبان سے یہ کہنا یا بار بار یہ کہتے رہنا کہ اے خدا ہماری مدد کر کافی نہیں ہے۔ محض یہ الفاظ کہہ دینے سے خدا کی مدد حاصل نہیں ہوا کرتی۔ خدا تعالیٰ کی مدد تو اس وقت ہی مومنوں کے شامل حال ہوتی ہے جب وہ دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ حصول نصرتِ الٰہی کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔

چونکہ ایسے لوگ دنیا میں بکثرت پائے جاتے ہیں جو یا الٰہی مدد" کے نعرے تو بہت لگاتے ہیں لیکن حصول نصرت الٰہی کے عملی تقاضوں کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتے وہ سمجھتے یہ ہیں کہ ان کے اتنا کہہ دینے سے ہی کہ "اے خدا ہماری مدد کر" انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو جائے گی اور جب انہیں ایسا کہنے کے باوجود دور دور تک بھی مدد کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تو وہ خدا تعالیٰ سے ہی شاکی ہو کر بدظن اور مایوس ہو جاتے ہیں ایسے لوگ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو اپنا محکوم بنانا چاہتے ہیں ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ادھر ان کی زبان سے یا الٰہی مدد" کے الفاظ نکلیں اور ادھر فوراً ہی خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں آجانا چاہیئے اور اسے اپنے فرشتوں کی فوجیں ان کی مدد کے لئے آسمان سے بھیج دینی چاہئیں اور ان کی کامیابی کے آثار یکدم ظاہر ہو جانے چاہئیں۔

الٰہی کے اصل طریقوں سے یکسر ناواقف ہونے اور عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے ایسے لوگوں کی غلط ذہنیت آشکار کرنے کے لئے بہت تفصیل سے یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ وہ کونسے لوگ ہیں جو یا الٰہی مدد" کے نعرے لگانے کے باوجود اس کی مدد سے محروم رہتے ہیں اور جنہیں کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"بندے کا صرف اپنے منہ سے خدا تعالیٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنی نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے ان (یعنی حصول نصرت الٰہی کے) ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے وہ اس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہوں گے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امیدوار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص دین کے معاملہ میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلہ میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالیٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا، ان کے لئے دعائیں نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو شخص عبادت اور خدمتِ دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قربِ الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور اپنے عمل پر اتراتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۸۶)

ایسے لوگوں کی (جو اپنے رویہ میں کسی قسم کی تبدیلی کئے اور عملی تقاضے پورے کئے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا چاہتے ہیں) غلط ذہنیت آشکار کرنے کے علاوہ سیدنا حضرت المصلح الموعود نے بعض عام فہم مثالیں دے دے کر بھی ان کی غلطی کو ان پر واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"لوگ منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ لیکن یہ نہیں جانتے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہنے کے ساتھ کن کن باتوں کی ضرورت ہے۔ وہ ڈاکخانہ میں روپے منی آرڈر کرانے کے لئے جاتے ہیں تو منی آرڈر فارم ساتھ لے کر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک منی آرڈر فارم پُر نہیں کیا جائے گا روپیہ پوسٹ نہیں ہو سکتا وہ ڈاکخانہ میں خط ڈالنے جاتے ہیں تو اس پر ٹکٹ لگاتے ہیں ورنہ وہ بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں داخل ہوتے وقت وہ فارم پُر کرتے ہیں جو داخلہ کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ امتحان کے لئے یونیورسٹی کا فارم پُر کرتے ہیں اور اس میں ذرا سی غلطی ہونے سے بھی ان کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں کام خراب نہ ہو جائے۔ مگر خدا تعالیٰ سے بغیر کوئی فارم پُر کرنے کے اور بغیر کسی شرط پر عمل کرنے کے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضور اپنے ملائکہ کی فوج بھیجکر ہماری مدد کیجئے۔ حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں بھی ایک فارم کی ضرورت ہے۔ جب تک وہ فارم پُر کر کے اس پر دستخط نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت شامل حال نہیں ہو سکتی اور وہ صبر اور صلوٰۃ (اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے) کا فارم ہے۔ جب تک صبر اور صلوٰۃ کے فارم پر دستخط نہ کرو گے تب تک خدا تعالیٰ کی مدد تمہیں حاصل نہیں ہو سکے گی۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۲۸۶ و ۲۸۷)

الغرض یہ ذہنیت کہ صرف زبان سے یہ کہہ دینے سے ہی کہ الٰہی ہماری مدد کر خدا تعالیٰ ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتوں کی فوجیں نازل کر دے اور ہمیں صبر و صلوٰۃ کے عملی تقاضے پورے نہ کرنے پڑیں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم بنانے کے مترادف ہے۔ حصول نصرت الٰہی کے لئے صبر اور صلوٰۃ کے عملی تقاضوں کو بہر حال پورا کرنا ازبس ضروری ہے اور وہ یہی ہیں کہ انسان مشکلات و مصائب کے وارد ہونے پر بالکل نہ گھبرائے اور مایوس نہ ہو بلکہ کمال استقامت کے ساتھ انہیں برداشت کرے، خدا تعالیٰ کے احکام کو پس پشت نہ ڈالے بلکہ انہیں پورے تعہد سے بجا لائے، خدا تعالیٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں سے پہلو تہی نہ کرے اور بشاشت قلب کے ساتھ قربانیاں پیش کرنے کے لئے ہر دم مستعد رہے، دین کے معاملہ میں غیرت کے مظاہرے کو اپنا شعار بنائے اور اس کی ترقی میں ممد ہو، غرباء اور مساکین پر شفقت کرے اور ان کی مشکلات دور کرنے میں ہاتھ بٹائے، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر درود بھیجنے سے غافل نہ ہو، عبادات اور خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی کو وقف رکھے۔ ان سب باتوں پر عمل کرنے کے باوجود اپنے عمل پر نہ اترائے بلکہ یہ سمجھے اور یقین کرے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور پھر ساتھ کے ساتھ مسلسل دعائیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور رونے اور گڑگڑانے کو اپنی عادت بنا لے۔ وہ ایسا کرے گا تبھی خدا تعالیٰ کی مدد بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوگی اور اسے معجزانہ طور پر کامیاب کر دکھائے گی۔

حصول نصرتِ الٰہی کا یہی وہ طریق ہے جس پر سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں گامزن کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور یہی وہ طرۂ امتیاز ہے جو باقی دنیا سے ہمیں ممتاز کرنے والا ہے۔ اپنے اس امتیاز کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اسی میں غلبۂ حق کے مقصد میں ہمارے کامیاب ہونے اور عنداللہ سرخرو ہونے کا راز مضمر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیثِ نبوی میں امنِ عالم کے لئے تحریکِ دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر زندہ برہان

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

سیدی حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے روحانی مقام کے اعتبار سے تمام اقوامِ عالم بلکہ ہر فردِ بشر سے بے پناہ محبت اور غیر معمولی پیار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنے مبارک عہدِ امامت و سیادت کے آغاز ہی سے ربانی اشارات کے تحت پوری دنیا کو انتباہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ انسانیت ایک خطرناک تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے قبل آپ نے ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو وانڈز ورتھ ہال لندن میں جملہ ممالک خصوصاً اہلِ یورپ کو زبردست انتباہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:۔

"توبہ اور اسلام کی بتائی ہوئی راہیں اختیار کرنے سے یہ تباہی ٹل بھی سکتی ہے۔ اب یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ اپنے خدا کی معرفت حاصل کر کے اور اس کے ساتھ سچا تعلق پیدا کر کے خود کو اور اپنی نسلوں کو اس تباہی سے بچالیں یا اس سے دُوری کی راہیں اختیار کر کے خود کو اور اپنی نسلوں کو ہلاکت میں ڈالیں۔"

(امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ ص ۱۴)

اس آسمانی آواز پر اگرچہ غیر مسلم دنیا کے دانشوروں اور سیاسی راہ نماؤں کی طرف سے بظاہر کوئی خاص ردِّ عمل ظاہر نہ ہوا لیکن عالمِ اسلام کے بعض دردمند اور مضطرب دل تڑپ اٹھے کہ تباہی اور بربادی کی آگ واقعی مشرق و مغرب کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے۔ چنانچہ ہفت روزہ "المجتمع الکویت" مجریہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ (مطابق ۲۴ جون ۱۹۷۰ء) نے "مولدِ نبوی کی یاد میں" کے زیرِ عنوان ایک نظم شائع کی جس کے چند اشعار یہ تھے:۔

یَارسولَ اللّٰہِ ادرک عالَمًا
یشعل الحرب ویصلی من نظاھا
یارسولَ اللّٰہ ادرک امۃً
فی مناھات الاسی ضاعت رُؤاھا
عجّل النصر کما عجّلتہ
یوم بدر حین نادیتَ لِلّٰہ
فاستحالَ الذل نصرًا رائعًا
اِنَّ للّٰہ جنودًا لاتراھا

(بحوالہ "اقامۃ البراہین" تالیف سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز مفتی اعظم سعودی عرب)

یارسول اللہ!! اس جہان کو بچایئے جو جنگ کی لپیٹ میں آچکا ہے اور جھلسا دینے والے شعلے اُسے خاکستر کر رہے ہیں۔ اے اللہ کے رسول!! اپنی امت کو بچائیں جو افسردگی کے عالم میں دم توڑ رہی ہے اور یوم بدر کی طرح اس کی جلد مدد فرمائیں جیسا کہ آپ نے اُس وقت اللہ کو پکارا تھا۔ امید و یقین کی بجائے ذلت و پستی چھائی ہوئی ہے مگر اللہ تعالیٰ کے پاس ایسے لشکر ہیں جنہیں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری کے آخری سال کے تاریخی اور عہد آفریں دَورہ کے دوران بھی یورپ، امریکہ اور افریقہ میں بنی نوع انسان اور اس کے مدبروں کو پہلے سے زیادہ قوت و شوکت بھرے الفاظ میں اُس عالمگیر اور عظیم خطرہ سے خبردار کیا جو ہر طرف بھیانک شکل میں منڈلا رہا ہے اور ہلاکت اور تباہی کی طرف لے جارہا ہے۔ اور اب حال میں ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں آپ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اس میں بھی آپ نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ احمدیوں کو دعائے خاص کی تحریک کرتے ہوئے تلقین کی ہے کہ:

"اس وقت نوعِ انسانی ایک خطرناک، ایک ہولناک ہلاکت کی طرف حرکت کر رہی ہے۔ اس قسم کی خطرناک حرکت ہے جو انسان کو تباہ کرنے والی ہے اور عقل میں نہیں اُن کے آرہی بات، کہ ہم کیا کر رہے ہیں اس واسطے تمام احمدی یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ اور فراست عطا کرے کہ اپنے ہی ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان نہ کرے اور خدا تعالیٰ ان کو اس عظیم ہلاکت سے جس کے متعلق پیش گوئیاں بھی ہیں بچالے۔"

اس تحریکِ دعا کی ایک بھاری خصوصیت یہ ہے کہ حضور نے اس کے ساتھ مرکزی اجتماعات کے موقعہ پر اجتماعی صدقات دینے کا بھی حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"ہر انذاری پیش گوئی دعا اور صدقہ کے ساتھ ٹل جاتی ہے ان کو تو سمجھ نہیں۔ انہوں نے اپنے لئے دعا نہیں کرنی۔ مجھے اور آپ کو تو سمجھ ہے ہمیں ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور صدقہ دینا چاہیئے۔ اجتماعات پر صدقہ دینا چاہیئے۔"

پھر اعلان فرمایا کہ:۔

"نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے اپنی طاقت کے مطابق ہم صدقہ دیں گے۔ اجتماعات کے موقع پر لجنہ اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ یہ تین انتظامات ۲۱۔ ۲۱ بکروں کی قربانی نوعِ انسان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ان اجتماعات کے موقعہ پر دیں گے۔"

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء، ص ۶)

اس خطبہ کے صرف دو ہفتہ بعد عالمی سیاست کے افق پر بدامنی اور کشیدگی کے مہیب اور سیاہ بادل چھا گئے ہیں اور بین الاقوامی طور پر خونیں اور پُرتشدد انقلابات کا خطرہ پہلے سے اور زیادہ بڑھ گیا ہے۔ ایک طرف امریکی صدر رینالڈ ریگن نے جدید ایٹمی اسلحہ کی تیاری کے لئے ایک نئے پروگرام کا اعلان کیا ہے جس پر ایک کھرب ۱۸۔ ارب ڈالر خرچ ہوں گے اور اس کے تحت نئی قسم کے بین البرّ اعظمی ایم۔ ایکس میزائیل اور بی ۵۲ طیارے تیار کئے جائیں گے۔

("امروز" ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۱)

دوسری طرف روس کے سرکاری ترجمان پراودا نے اس دفاعی منصوبہ پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے ایٹمی ہتھیار بنانے کی دوڑ تیز ہو جائے گی اور ایٹمی جنگ قریب سے قریب تر آجائے گی۔

(نوائے وقت ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۱)

اس تشویش انگیز صورت حال سے نہ صرف حضور انور ایدہ اللہ کی تحریکِ دعا کا منشاء ایزدی پر مبنی اور آفاقی ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ اس کی اہمیت و ضرورت بھی پوری طرح نمایاں ہو جاتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کے ذریعہ سیدِ ولدِ آدم رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقانیت و صداقت کا ایک نیا پہلو بھی اجاگر ہو کر سامنے آگیا ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ کی احادیث میں چودہ سو سال قبل انسانیت کے اس ہلاکت آفریں موڑ کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے اور اس سے بچاؤ کے لئے دعا کی تحریک بھی کی گئی ہے جو شاہ لولاک، مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ اور کامل اور ابدی نبی ہونے پر زندہ برہان اور محکم دلیل ہے۔

چنانچہ بیہقیؒ نے "شعب الایمان" میں اور نعیم بن حماد نے "کتاب الفتن" میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب ذیل پیش گوئی درج کی ہے کہ

"یاتی علیکم زمان لا ینجی منھا الا اللّٰہ آو دعاءُ کدعاءِ الغریق۔"

(کنز العمال جلد ۱۱ ص ۱۵۳ مطبوعہ حلب از علامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الھندی البرہان فوری متوفی ۹۷۵ھ)

فرمایا تم پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ سوائے خدا کے یا اُس دعا کے جو "الغریق" یعنی حضرت یونس علیہ السلام نے کی تھی کوئی اور تدبیر اُسے تباہی سے نجات نہیں دے سکے گی۔ حضرت یونس نے جو متضرعانہ دعا مچھلی کے پیٹ میں کی قرآن عظیم نے اس کو درجِ ذیل الفاظ میں ابد تک کے لئے ریکارڈ کر دیا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(انبیاء ع ۶)

"تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں یقیناً ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔"

آج ٹھیک ٹھیک یہی دردناک کیفیت ہمارے سامنے دکھائی دے رہی ہے جس سے بچنے کی راہ سوائے دعا کے اور کوئی نظر نہیں آتی ؎

اندریں وقتِ مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے بامداد و گریۂ اسحار نیست

(درثمین)

ہمارے محبوب آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک اور حدیث ہے کہ:۔

"سحرت النار لاھل النار وجاءت الفتن کقطع اللیل المظلم لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلاً ولبکیتم کثیراً"

(طبرانی عن ابن مکتوم۔ کنز العمال جلد ۱۱ ص ۱۵۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی اہلِ نار کے لئے آگ بھڑکا دی جائیگی اور تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے برپا ہو جائیں گے اور جو کچھ جنابِ الٰہی سے مجھے علم ہے تمہیں بھی معلوم ہو جائے تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ مخبرِ صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "اہل النار" کے الفاظ میں یاجوج ماجوج طاقتوں کے آتشیں اسلحہ کی طرف صاف اشارہ فرما دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری امت اور اپنے حقیقی خادموں کو دعائے خاص کی تحریک کرنے کے علاوہ یہ وصیت بھی فرمائی کہ وہ ان پُرفتن ایام میں اللہ کے دین کی عظمت کا عرفان حاصل کریں اور زبان اور دل سے اُس کی خاطر جہاد کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"انہ سیصیب امتی فی آخر الزمان بلاءٌ شدید لاینجوا منہ اِلّا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہ وبقلبہ۔"

(کنز العمال جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴)

ترجمہ:۔ آخری زمانہ میں میری امت کو ایک شدید مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا اس خطرناک بلا سے صرف وہی شخص محفوظ رہے گا جو خدا کے حقیقی دین کی معرفت حاصل کر کے اس کے لئے اپنی زبان اور دل سے جہاد کرے گا۔"

بالآخر حضرت امام ہمام ذوالقرنین وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں اپنے ربّ کریم کی درگاہ عالی میں عاجزانہ دعا ہے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور اللہ تعالیٰ فضل کرے انسان پر کہ وہ بھٹکا ہوا انسان، اندھیروں میں بھٹکنے والا انسان اُس روشنی میں واپس آجائے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوعِ انسانی کی بھلائی اور ترقیات کے لئے آسمانوں سے لے کر آئے ہیں۔"

(الفضل ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۶)

بقیہ زیبیا

ان میں سے ایک عکس یہ ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ عربوں نے ایک افریقن کو قتل کر دیا ہے۔ اور لونگسٹن نے ان عربوں کا مقابلہ کر کے ان کو مار بھگایا ہے۔

اسی پراپیگنڈے کا اثر ہے کہ یہاں کے مقامی باشندے عربوں سے اور اسلام سے سخت متنفر ہیں۔ (باقی)

اسراف۔ ایک گناہ

(مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں ایم۔اے۔بی ایڈ۔ دھیرو کے فیصل آباد

دینِ اسلام اُن تمام برائیوں اور گناہوں کا قلع قمع کرتا ہے جو معاشرہ میں بے چینی و اضطراب انتشار و بدامنی اور اخلاقی بے راہ روی جیسی مذموم چیزوں کا باعث بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیم اتنی حسین، دلربا اور جامع ہے کہ وہ انسان کو اُس کے حقیقی مقصد کے حصول کے تمام ذرائع و وسائل مہیا کرتی ہے تاکہ انسان خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بن سکے۔ اسراف ان برائیوں اور گناہوں میں سے ایک ہے جو انسان کی روحانی و مادی ترقی میں سنگ گراں ثابت ہوتا ہے اور اپنے تمام بداثرات حیاتِ انسانی پر مترتب کرتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان اخلاقی اقدار کو پامال کرتا ہے اور اس نظریہ کو اپناتا ہوا شیطانی راہوں پر گامزن ہو جاتا ہے اور اپنی عاقبت کو خراب کر لیتا ہے۔ وہ نظریہ کیا ہے؟ جو اسراف کے نتیجہ میں انسان اختیار کرتا ہے اور اس کی پوری زندگی پھر اسی نظریہ و فکر و عمل کی عکاسی کرتی ہے۔ اس نظریہ کو کسی شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔ ؎

"اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے"

ایسا نظریہ انسان میں لاابالی پن، بے راہروی اور اخلاقِ سیئہ کی سی خرابیاں پیدا کر دیتا ہے اور وہ انجام سے بے خبر ہو کر معاشرہ کیلئے ناسور بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام میں اسراف کی ممانعت کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرقانِ حمید میں فرماتا ہے:۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

(اعراف آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اے بنی آدم ہر مسجد کے قریب زینت (کے سامان) اختیار کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو کیونکہ وہ (اللہ) اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

گویا کہ اسراف اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ امر ہے۔

اسلام نے مال کے خرچ کرنے کے بارے میں ایک زریں اصول بیان فرمایا ہے اور اگر اس اصول کو اپنی زندگیوں پر حاوی کر لیا جائے تو اسراف جیسی قبیح برائی کو اپنایا نہیں جا سکتا۔ قرآن مجید میں ربّ جلیل مومنوں کی ایک صفت بھی بیان کرتا ہے کہ وہ مال خرچ کرتے وقت میانہ روی اور اعتدال پسندی کو اختیار کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ۝ (فرقان ع ۶)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ مال خرچ کرتے وقت نہ تو اسراف سے کام لیتے ہیں اور نہ بخل سے بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔"

یہ آیہ کریمہ اس امر کو واضح کرتی ہے کہ ہر موقع پر حسبِ ضرورت خرچ کرو۔ انتہا پسندی ہر لحاظ سے بُری چیز ہے۔ دوسری جگہ قرآنِ مجید میں فضول خرچی اور اسراف کرنے والوں کو شیطان کے بھائی قرار دیا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل ۲۹)

ترجمہ:۔ اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بہت ہی ناشکر گزار ہے۔

اس آیت کریمہ پر غور کرنے سے ذیل کے امور کی نشاندہی ہوتی ہے۔

i۔ مال کو برمحل خرچ کرنا شکر گزاری ہے۔

ii۔ مال کے ساتھ وابستہ ذمہ داریاں کماحقہٗ برمحل خرچ کرنے سے پوری ہوتی ہیں۔

iii۔ راہبانہ زندگی کی ممانعت۔ کیونکہ رہبانیت نام ہے عائد ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے گریز کرنا۔

iv۔ شیطان کی رفاقت اسراف کی صورت میں میسر آتی ہے اور شیطان کا حقیقی و اصلی مقصد انسان کو گمراہ کرنا اور قرب خداوندی کی راہوں سے دور لے جانا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اسراف انسان کو اپنے رب کا ناشکر گزار بندہ بنا دیتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو برمحل و موقع خرچ نہ کرنا ناشکری میں داخل ہے۔

اسراف کے نتیجہ میں انسان اپنی قوم میں ملامت کا نشانہ بنتا ہے اور قوم پر اس شخص کے عیوب ظاہر ہو جاتے ہیں اور اس طرح انسان اپنے مقام سے گر جاتا ہے اور رذائل درماندگی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس امر کی جانب قرآن مجید کی یہ آیت توجہ دلاتی ہے۔

وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْھَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۳۱)

ترجمہ:۔ اور تُو نہ (بخل سے) اپنے ہاتھ کو باندھ کر اپنی گردن میں ڈال لے اور نہ اسراف میں بڑھ کر اسے بالکل کھول دے ورنہ (یا تو) ملامت کا نشانہ بن کر (اور یا پھر) تھک کر بیٹھ جائے گا۔

متذکرہ بالا آیت خرچ کے اصول کو واضح کرتی ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ ضرورت کے وقت خرچ سے دریغ نہ کرو اور بلاضرورت مال خرچ نہ کرو۔ اس کے نتیجہ میں یہ ہوگا کہ جب قوم یا نظام کی طرف سے مالی قربانی کی تحریک ہوگی تو تُو اس میں شریک ہو سکے گا ورنہ اس نیکی سے محروم رہ جائے گا اور قوم میں ملامت کا نشانہ بن جائے گا۔ کفایت شعاری کے نتیجہ میں وہ شخص ملامت و تضحیک کا نشانہ نہیں بنے گا کیونکہ اُس کے پاس قربانی میں شریک ہونے کی استطاعت ہوگی۔ اسی واسطے کسی نے خوب کہا ہے ؎

"کفایت شعاری کرے جو بشر
نہ جائیں اسے چھوڑ سیم و زر"

اس کے برعکس بلاضرورت مال خرچ کرنے پر وہ شخص ضرورت کے وقت مالی تحریکات میں پیچھے رہ جاتا ہے اور قوم ملامت کرتی ہے کہ دیکھو آج مال خرچ کرنے کا موقعہ ہے اور آج ہی یہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ مزید برآں اس موقعہ پر اس شخص کے عیوب بھی لوگوں پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ کس قدر احمق شخص ہے کہ مال کی حفاظت نہیں کر سکا اور اب محتاج ہے۔ ضروری ہے کہ ان نقصانات اور شرمندگی و ندامت سے بچنے کی خاطر انسان اسراف سے بچے اور RAINY DAY کے لئے پس انداز کرے۔ نیز مالی قربانیوں کے مطالبہ پر پیچھے نہ رہے

اسراف اپنے اندر کئی پہلو رکھتا ہے۔ ایک پہلو تو یہ ہے کہ ایک شخص کسی اور چیز کی خریداری کے لئے بازار جاتا ہے۔ بازار میں اس کی ایسی چیز پر نگاہ پڑتی ہے کہ جس کی خریداری کے لئے وہ آیا تو نہیں بلکہ اس شئے کی اسے فی الحال فوری ضرورت بھی نہیں لیکن وہ اسے خرید لیتا ہے تو یہ بھی ایک رنگ میں اسراف ہے۔

اللہ تعالیٰ انفاق فی سبیل اللہ کو بطور تخم ریزی اور کئی گنا ترقی مال کے اضافہ کا سبب بتاتا ہے جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:۔

"جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا بڑھا کر دیتا ہے۔ اللہ وسعت دینے والا اور علیم ہے۔۔۔۔" (بقرہ آیت ۲۶۲)

پس دوستو اسراف سے اپنے پہلو کو بچاتے ہوئے دین کے معاملہ میں اسراف سے کام لو تاکہ دین و دنیا سنور جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن زیمبیا

قسط نمبر ۳

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا

پیشے: - برطانوی حکومت کے دوران افریقن باشندوں کی اکثریت شہروں سے دُور تھی - ان کے مرد کسی کی قسم کے چھوٹے زرعی آلات سے مکئی - آلو - مونگ پھلی - پیاز ٹماٹر کی کاشت کرتے تھے اور ان کی عورتیں ان چیزوں کو اپنی لوکل مارکیٹ میں لے جاکر بیچتی تھیں - ایسی مارکیٹ محض درختوں کی سوئیوں اور گھاس پھوس کے شیڈز (SHEDS) ہوتے ہیں - جن کے سائے میں زمین پر یا لکڑی کے تختوں پر بیٹھ کر چیزیں بیچی جاتی ہیں - ان میں چیزوں کو تولنے کا قطعاً رواج نہیں - ہر چیز کی چھوٹی چھوٹی اندازاً برابر ڈھیریاں لگادی جاتی ہیں - ہر ڈھیری کی ایک ہی قیمت مقرر ہوتی ہے - ایسی مارکیٹیں شہروں کے بیرونی حصوں میں بھی لگتی ہیں -

کانوں کے گرد علاقوں کے باشندوں کی کثیر تعداد ان میں مزدوری کا کام کرتی تھی - شہروں میں - دفاتر - تجارتی سٹورز اور ایسے دیگر مقامات پر آردلیوں کا کام اور صفائی کا کام اور سڑکوں وغیرہ کی صفائی کا کام افریقن کرتے تھے -

لیکن حکومت کے دفاتر میں ڈاکخانوں اور ہسپتالوں میں سینئر کلرک سکولوں میں ہیڈ ماسٹر اور سینئر اساتذہ ہسپتالوں میں نرس اور ان سے اوپر کا سارا سٹاف - بڑے سٹورز جیکوں اور ڈاکخانوں وغیرہ کے کاؤنٹرز پر سیلز مین (SALES MEN) اور کلرک تقریباً سب غیر ملکی تھے -

آزادی کے بعد نیشنلائزیشن یعنی قومیانے کا کام بڑی تیزی سے ہوا اور چند سالوں میں ہی مندرجہ بالا قسم کے سارے عاملین افریقن ہو گئے - اس کے لئے مقابلتہً بہت تھوڑی تعلیم اور قابلیت والے افریقن کو غیر ملکیوں پر ترجیح دی گئی اور ڈاکٹروں - انجینئروں اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس وغیرہ کے سوا باقی ہر قسم کے افراد کی درآمد بند کر دی گئی -

تجارت برطانوی حکومت کے دوران تجارتی مال کی درآمد و برآمد کلیتہً غیروں کے ہاتھ تھی اسی طرح سے بڑے بڑے ملٹی سٹورز اور بڑے شہروں کی تمام بڑی دکانیں یورپین - ایشین اور ساؤتھ افریقہ سے آنے والے تاجروں کی تھی - بڑی بڑی کمپنیوں کے ہیڈ کوارٹرز یورپ میں تھے - ہندوستانی دوکاندار تقریباً سارے جنوبی ہندوستان میں گجرات اور سوات وغیرہ سے تھے - ان میں اکثر مسلمان تھے - تقریباً آٹھ سال قبل حکومت نے آئندہ غیر ملکیوں کو آئندہ کے لئے تجارت کے لائسنس دینے سے انکار کر دیا - چنانچہ صرف ان غیر ملکی تاجروں کی دوکانیں باقی رہ گئیں جو پیدائشی طور پر زیمبین تھے - بڑی کمپنیوں اور بڑے سٹورز کے صرف مالک وہاں رہے باقی تمام تر عملہ پر زیمبین ملازم مقرر کئے گئے اور انہیں تقریباً نصف حصص زیمبین حکومت نے لے لئے - تجارتی میدان میں پاکستانی کوئی نہ ملتا - پاکستانی ڈاکٹر انجینئر اساتذہ اور اکاؤنٹنٹ آزادی سے تین چار سال بعد آنے شروع ہوئے -

حال ہی میں پاکستانی کمپنی (PACKAGES) نے وہاں انڈسٹری قائم کی ہے -

طرزِ حکومت

آزادی کے بعد ملک میں تین بڑی سیاسی پارٹیاں تھیں - پہلی پارلیمنٹ میں یہاں کے پریذیڈنٹ کینتھ ڈیوڈ کاونڈا (KENNETH DAVID KAUNDA) UNITED NATIONAL INDEPENDENCE PARTY, اکثریت میں تھی لیکن بعد میں دوسرے نمبر کی پارٹی مقبولیت حاصل کرنے لگی - اور UNIP کی ساکھ کم ہونی شروع ہوئی - کلیتہً مقبولیت کھو بیٹھنے کے خطرہ کے پیش نظر پارلیمنٹ جی UNIP کی اکثریت نے فوری اقدام کیا اور آئین تبدیل کر کے ایک پارٹی سسٹم - (ONE PARTY SYSTEM) پر محمول حکومت قائم اور فیصلہ کیا کہ آئندہ وہی الیکشن میں حصہ لے سکیں گے - جو (UNIP) کے ممبر ہوں انتخاب لڑنے والے بھی اور ووٹ دینے والے بھی) اس پارٹی کو زیادہ مقبول بنانے کے لئے حکومت صرف ایسے زیمبین کو ملازمت دیتی تھی جن کے پاس UNIP کی ممبر شپ کا کارڈ موجود ہو -

حکومت ری پبلک (RE PUBLIC) کہلاتی ہے جس میں سارے اختیارات پریذیڈنٹ کے ہیں - پرائم منسٹر بھی عملاً پریذیڈنٹ ہی مقرر کرتا ہے (گو UNIP کے عہدہ داروں کے مشورہ سے)

پریذیڈنٹ کا انتخاب ایک معین عرصہ کے بعد ہوتا ہے - یہ انتخاب ایک قسم کا ریفرینڈم ہوتا ہے جس میں موجودہ پریذیڈنٹ کاؤنڈا کے مقابل کوئی اور نام نہیں ہوتا - جس میں ووٹ دینے والا صرف یہ رائے دیتا ہے کہ آیا موجودہ پریذیڈنٹ کو ہی حکومت کا سربراہ رہنے دیا جائے یا تبدیل کیا جائے - اگر اکثریت تبدیلی کا فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ UNIP کے ہاتھ میں ہوتا ہے - (جس کا سربراہ پریذیڈنٹ خود ہے - کہ کسی کو نیا پریذیڈنٹ مقرر کیا جائے - آزادی کے بعد سولہ سال سے D.R.K.D.KAUNDA ہی پریذیڈنٹ چلے آتے ہیں - اور عملاً وہ عمر بھر کے پریذیڈنٹ مقرر ہو گئے ہیں -

قبائل اور زبانیں

زیمبیا کے تقریباً ۷۲ قبائل میں سے بڑے اور مشہور قبیلے سات ہیں - اہمیت اور تعداد کے لحاظ سے ان کی ترتیب یہ ہے -

نیانجا (NYANJA)
بیمبا (BEMBA)
لوذی (LOZI) ٹونگا (TONGA)
لونڈا (LUNDA) کاونڈے (KAONDE)
اور لووالے (LUVALE) - اور یہی انکی زبانوں کے بھی نام ہیں

جنوب میں دارالحکومت لوساکا اور اس کے گرد کے علاقوں میں بھاری اکثریت نیانجا اور شمال کی بھاری اکثریت بیمبا زبان بولتی ہے اور یہی دو زبانیں ابتدائی سکولوں میں پڑھائی بھی جاتی ہیں -

مذاہب

یہاں کے ابتدائی باشندوں کی اکثریت کا اپنا قدیم مذہب ہے انگریزی میں ان کو ANIMIST کہتے ہیں - ان کے نزدیک روحیں بھی ایک قسم کا جسم رکھتی ہیں جس کو انسان صرف خواب اور کشف کے رنگ میں دیکھ سکتا ہے - یہ روحیں کبھی جسم کے اندر رہتی ہیں اور کبھی باہر اور یہ ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل بھی ہو جاتی ہیں اور انسان کے مرنے کے بعد اس کے جسم کو چھوڑ کر اپنا وجود قائم رکھتی ہیں اور جب تک یہ کسی اور جسم میں منتقل نہیں ہوتیں بھوت پریت کے طور پر گھومتی پھرتی رہتی ہیں - مقامی عیسائیوں کی بڑی تعداد انہی میں سے ہے - ان ابتدائی باشندوں میں اسلام تقریباً ناپید ہے - یہاں جو افریقن مسلمان موجود ہیں وہ زیادہ تر ملاوی ہیں اور تنزانیہ سے آئے ہیں - (ANIMISTS) کے بعد بڑی تعداد عیسائیوں کی ہے - ان میں زیادہ تعداد کیتھولکس کی ہے -

سکولوں میں جو تاریخ کی کتب پڑھائی جاتی ہیں وہ عیسائی مبلغوں کے زیر اثر ہی لکھی گئی ہیں - ان میں عربوں اور اسلام کے خلاف نفرت کو ابھارا گیا ہے -

ان میں لکھا ہے کہ عرب اس ملک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے آئے تھے - لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ عربوں کا مذہب اسلام ہے - جسکی سب سے زیادہ اہم تعلیم جہاد ہے - اور یہ کہ اسلام میں یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ جو مسلمان ہو جائے وہ تمہارا بھائی ہے - اس سے نیک سلوک کرو - جو مسلمان نہیں اسے بزور اسلام میں داخل کرو - اگرچہ وہ نہ مانے تو وہ کافر ہے اسے قتل کر دو اور اس کے بیوی بچوں کو غلام بنا لو اور لکھا ہے کہ اس ملک میں جب عرب آئے تو انہوں نے غیر مسلموں کو بے دریغ قتل کیا اور ان کے بیوی بچوں کو زنجیریں پہنا کر اور کوڑے مار مار کر مشرقی ساحل سمندر کی طرف دھکیل کر لے جاتے اور وہاں سے کشتیوں میں بھر کر اپنے ملک میں لیجا کر بیچ دیتے لیکن ان میں سے بہت سے ظالم اور بھوک کی تاب نہ لا کر راستے میں ہی مر جاتے اور کتابوں میں ہاتھ کی تصویروں سے اسی طرز کے مناظر دکھائے جاتے ہیں -

اس کے بعد یہاں آنے والے پہلے عیسائی مبلغ لونگسٹن (LIVINGSTONE) کا ذکر کیا جاتا ہے جس نے یہاں کے باشندوں کو تعلیم دی اور عربوں کے مظالم سے نجات دلائی - یہاں کے لوگوں سے محبت اور شفقت کا سلوک کیا اور ان کا مفت علاج کیا - اسی نے عربوں کے خلاف تلوار اٹھائی اور ان کو اس ملک سے مار بھگایا اور ہاتھ کی تصویروں میں اس کے ہاتھ میں تلوار بلند کی ہوئی دکھائی جاتی ہے اور اس کے آگے عربوں کو بھاگتے ہوئے دکھایا گیا ہے -

ملک کی آزادی کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر حکومت نے جو ڈاکخانہ کے تاریخی ٹکٹ جاری کئے انہیں سے بعض میں ایسے ہی نظارے دکھائے گئے ہیں

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلائیڈز کی نمائش

۱۳ ستمبر کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ سنجر چانگ ضلع حیدر آباد میں وی سی آر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ۱۹۷۰ء یورپ و افریقہ کی فلم دکھائی گئی۔ وی سی آر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محمود احمد صاحب ربوہ سے لائے تھے۔ آپ کے ہمراہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ بھی تھے۔ مکرم ایوبی صاحب اور حافظ صاحب نے ساتھ ساتھ باری باری کمنٹری بھی کی۔ ایک گھنٹہ تک یہ پروگرام جاری رہا جس میں احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت مردوں، عورتوں اور بچوں نے بھی شرکت کی۔ پروگرام نہایت کامیاب رہا اور بہت پسند کیا گیا۔ تعداد کم و بیش پانچ صد کے قریب تھی۔ (محمد انور نسیم مربی سلسلہ احمدیہ مقیم بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ سندھ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادِ تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی۔

ہم جملہ احباب جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب اعوان کی اچانک اور حادثاتی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ہم حافظ صاحب مرحوم و مغفور کے والدین، بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں صبر کی توفیق بخشے اور اس کی بیوہ اور معصوم بچوں کا حامی و ناصر ہو۔

حافظ صاحب مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ جہاں وہ شفیق باپ تھے وہاں وہ ایک محبت کرنے والے مربی اور ہر کس و ناکس کے مونس و غمخوار بھی تھے۔ ہمدردی اور پیار کا جذبہ اُن میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہر وقت چہرے پر معصوم مسکراہٹ رقص کرتی رہتی۔ اتنی کم عمری میں علم کے میدان میں کافی آگے نکل چکے تھے۔ خدمتِ دین کا جذبہ اُن کے رگ و ریشہ میں رچ بس چکا تھا ہمیشہ جماعتی امور کو ذاتی امور پر ترجیح دیتے۔ حتیٰ کہ بیوی بچوں کی پرواہ کئے بغیر دین کی خدمت پر ہر وقت کمربستہ رہتے تھے۔ ان ہی اوصافِ جمیلہ کے باعث جہاں بھی بطور مربی تعینات ہوئے ہر فرد جماعت کے دل میں محبت کی شمع روشن کر دی حافظ صاحب مرحوم نے نوجوانانِ احمدیت کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ چھوڑا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو پوری وفاداری اور اخلاص سے نباہتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو کر سرخرو ہو گئے۔ اے خدا مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرما اور احمدیت و اسلام کے غلبہ عالمگیر کے جلد سامان بہم پہنچا۔ آمین۔

(ہم ہیں :۔ احباب جماعت احمدیہ۔ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور)

اعلان نکاح و درخواستِ دُعا

مورخہ یکم ستمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب و عشاء ڈیفنس سوسائٹی کراچی میں محترم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز سردار رفیق احمد سلمہٗ حال مقیم امریکہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اُن کا نکاح عزیزہ مکرمہ شبینیٰ خدیجہ صاحبہ بنت مکرم پروفیسر عباس بن عبدالقادر صاحب مرحوم حال حیدر آباد کے ساتھ مبلغ اکتیس ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہِ شفقت اعلانِ نکاح کے دوران مجلس میں تشریف فرما رہے اور دُعا میں شرکت فرمائی۔

سردار رفیق احمد مکرم سردار عبدالرحمٰن مہر سنگھ مرحوم کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ سردار عبدالرحمٰن صاحب حضرت اقدس کے تین سو تیرہ اصحاب میں شامل تھے۔ عزیزہ مکرمہ شبینیٰ خدیجہ صاحبہ مکرم پروفیسر عبدالقادر کی پوتی ہیں جو کہ حضرت سارہ بیگم (حرم حضرت مصلح موعود) کے بھائی اور مکرم عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کے صاحبزادہ تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(سردار حفاظت احمد۔ ۳۳ آریہ نگر پونچھ روڈ۔ لاہور)

دعائے مغفرت

• نہایت افسوس سے تحریر کیا جاتا ہے کہ خاکسار کے تایا مکرم قریشی محمد شجاع اللہ صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس کراچی بقضائے الٰہی ۴ اکتوبر کو صبح اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے اس لئے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۶ اکتوبر کو بعد از نماز فجر ان کا جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے قبر تیار ہونے کے بعد دعا کروائی۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم کے ۶ بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا اور بیٹی کینیڈا میں۔ ایک لڑکا مشرق وسطیٰ میں اور ایک لڑکی قادیان میں قیام پذیر ہے۔ باقی بچے ان کے ساتھ کراچی میں تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

(ڈاکٹر لطیف احمد قریشی فضل عمر ہسپتال ربوہ)

• نہایت افسوس کیساتھ لکھا جاتا ہے کہ میری خوشدامن محترمہ سعیدہ خانم صاحبہ اہلیہ محترم عبدالقیوم خان صاحب مرحوم بتاریخ ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ کو اچانک دل کا دورہ پڑا اور انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا لیکن یہ دورہ جان لیوا ثابت ہوا اور وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر والد محترم حکیم محمد رمضان صاحب نے دُعا کرائی۔

انہوں نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں وفات کے وقت ان کی تین بیٹیاں موجود تھیں۔ ایک بیٹی لندن میں اور بیٹا عزیزم عبدالحی طاہر ایم ایس سی نصرت جہاں سکیم کے تحت نائیجیریا میں بطور پرنسپل تعلیمی میدان میں خدمات بجا لا رہا ہے۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور توکل علی اللہ اور اطاعتِ امام کے جذبہ سے سرشار تھیں افرادِ خاندان حضرت اقدس اور احبابِ جماعت کی خدمت میں اُن کے لئے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(عبدالمنان فیاض آف میانی حال اسلام آباد)

سلائیڈز کی نمائش

مکرم محترم امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ کی قیادت میں ایک وفد (جس میں محترم مربی صاحب ضلع محمد اعظم اکسیر صاحب، محترم امیر صاحب حافظ آباد، خاکسار اور نائب قائد ضلع ناصر احمد صاحب جاوید، قائد صاحب شہر گوجرانوالہ اور محترم عبدالماجد صاحب شامل تھے) نے تحصیل حافظ آباد کی جماعتوں کا دورہ کیا اور دو جگہوں پر سلائیڈز کا پروگرام رکھا گیا۔

برج دارا حافظ آباد سے بارہ میل جنوب مغرب کی طرف واقع ایک قصبہ ہے جہاں پر کوئی احمدی نہیں۔ ایک بڑے زمیندار غلام عباس صاحب کا گاؤں ہے۔ ان سے وقت لے لیا گیا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ اگست کو بعد از عشاء ہم اس گاؤں پہنچے اور معزز میزبان نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ اعلان کر کے تمام گاؤں کے احباب کو اکٹھا کر لیا اور ہمیں سلائیڈز دکھانے کے لئے کہا۔ چنانچہ محترم مربی صاحب ضلع نے اکنافِ عالم میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر مبنی سلائیڈز دکھاتے ہوئے نہایت مؤثر رنگ میں جماعت کے عقائد اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعثت کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ خدا کے فضل سے یہ پروگرام ایک گھنٹہ تک جاری رہا اور بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

پریم کوٹ مورخہ ۳۰ اگست بعد نماز مغرب و عشاء سلائیڈز کا پروگرام رکھا گیا۔ چنانچہ یہاں پر بھی محترم محمد اعظم اکسیر صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے سلائیڈز دکھائیں اور اپنے تبصرہ میں حضرت اقدس کی آمد کے مقاصد بیان کرتے ہوئے مؤثر رنگ میں تقریر فرمائی۔ گاؤں کے احباب اور مستورات بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے اور پروگرام سنا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب ضلع نے جماعت کے دوستوں سے خطاب کرتے ہوئے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور یہ اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(مغفور احمد قمر۔ مربی سلسلہ مقیم حافظ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید میں شرکت ہر بالغ اور بچے کیلئے ضروری ہے

وقفِ جدید کے تعلیمی اور تربیتی جہاد کے متعلق ابھی بعض احباب میں پوری طرح بیداری پیدا نہیں ہوئی اس سلسلہ میں اگر حضرت مصلح موعود کے ارشادات کو ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضور اس تحریک کی اہمیت کے متعلق اس قدر پُریقین تھے کہ حضور نے فرمایا کہ اس کو قائم کرنے کے لئے اور حقیقی ترقی دینے کے لئے مجھے اپنے کپڑے بھی بیچنے پڑیں تو اس سے دریغ نہیں ہوگا۔

وقفِ جدید کی اہمیت صرف ایک ارشاد سے واضح ہو جاتی ہے۔ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے ہر بچے اور بالغ کے لئے اس کی کم سے کم شرح مقرر فرما دی ہے پس اے جماعت کے عزیزو آگے بڑھو اور کسی اور کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے امام کے ارشاد کو پورا کرو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ)

زکوٰۃ جلد ادا کرنے کی فضیلت

صحابہ کرامؓ قربانی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور صاحب نصاب تو اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ ان کے مال پر کب سال ختم ہو کہ وہ اپنے ذمہ کی زکوٰۃ ادا کریں بلکہ بعض اصحابؓ تو سال پورا ہونے کا بھی انتظار نہیں کرتے تھے اور سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے واجب ہونے سے قبل ہی کی جا سکتی ہے؟ تو آپ نے اس کی اجازت دے دی۔ (یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے)

صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چھور چک ۱۱۷ میں ہفتۂ اصلاح وارشاد

ہفتہ اصلاح وارشاد منانے کے سلسلہ میں ہماری درخواست کے مطابق نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کی طرف سے مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب زاہد مورخہ ۵ ۹/۸۱ کو تشریف لائے۔ ۵ ستمبر سے ۱۱ ستمبر تک ہفتہ اصلاح وارشاد منایا گیا۔ اس ہفتہ میں روزانہ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم محترم مولوی صاحب موصوف ایک لیکچر دیتے رہے۔ حضرت اقدس کے کارنامے۔ انصار اللہ کے فرائض۔ نظام سلسلہ کی پابندی۔ نماز، دعاؤں کی قبولیت۔ تربیت اولاد وغیرہ مواضیع پر نہایت ہی دلچسپ اور مفید معلومات سے بھرپور تقاریر ہوتی رہیں۔ ان میں سے بعض تقاریر لاؤڈ سپیکر پر ہوئیں۔ تقاریر کے دوران حاضری خدا کے فضل سے بہت ہی اچھی ہوتی رہی۔ اور تقریباً جماعت کے سب احباب شامل ہوتے رہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام موجود تھا جماعت کی مستورات اور بچے بھی شاملِ اجلاس ہوتے رہے۔ پبلک تقاریر سے سارا گاؤں مستفیض ہوا۔

مکرم مولوی صاحب ہر روز بعد نماز فجر درس قرآن کریم بھی دیتے رہے۔ مکرم مولوی صاحب کے علاوہ مکرم حافظ محمود احمد صاحب ناصر مربی سانگلہ ہل نے بھی تقاریر میں حصہ لیا۔ ۱۰ اکتوبر کو بعد نماز عشاء ایک نہایت ہی موزوں جگہ پر سلائیڈز دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ سلائیڈز دیکھنے کے واسطے جماعت احمدیہ کوٹلی چک ۱۱۷ سے بھی بہت سے احباب جماعت اور مستورات تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریباً ایک ہزار کے قریب حاضری تھی جن میں گاؤں کے سب لوگ مرد و عورتیں شامل تھیں۔ سلائیڈز کو بہت شوق اور دلچسپی سے دیکھا گیا۔ یہ سلسلہ قریباً ۱½ گھنٹہ تک جاری رہا۔ مکرم مولوی عبدالستار صاحب موصوف نے تصاویر کے ساتھ ساتھ نہایت دلنشیں تشریح اور تفصیل بیان فرمائی۔ بعد از دعا یہ سلسلہ اختتام پذیر ہوا۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو دین کی خدمت کی توفیق دے اور تربیتی امور پر عمل کرنے کی طاقت دے۔ آمین۔

(سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

سالانہ اجتماع اطفال پر

بلاکس کی تقسیم

۱۔ محمود بلاک :۔ ربوہ کی مجالس نگران ناظم صاحب اطفال ربوہ

۲۔ ناصر بلاک :۔ راولپنڈی ڈویژن، سرگودھا ڈویژن، آزاد کشمیر
نگران :۔ مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ

۳۔ خالد بلاک :۔ لاہور ڈویژن، ملتان ڈویژن، بہاولپور ڈویژن
نگران : مکرم چوہدری صفدر نذیر صاحب جاوید مربی سلسلہ

۴۔ طارق بلاک :۔ صوبہ ہائے سندھ، سرحد و بلوچستان
نگران :۔ مکرم نعمت اللہ صاحب بشارت مربی سلسلہ

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کو دو مستعد اور محنتی ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا منظور شدہ گریڈ ۲۸۰۰-۱۲-۳۴۰/۱۴-۵۰۸ ہوگا۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس ۷۵/- روپے ماہانہ اور ڈرائیور الاؤنس ۱۰۰/- روپے ماہانہ اور طبی امداد مفت۔ نیز کوارٹر کی سہولت بھی دی جا سکتی ہے۔ خدمت کا جذبہ رکھنے والے اپنے کوائف صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر ہسپتال میں آ کر ملیں۔

(چیف میڈیکل آفیسر۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

تصحیح اعلان دارالقضاء

احباب یہ نوٹ فرمالیں کہ مورخہ ۳ ۱۰/۸۱ کو اخبار الفضل میں جمیلہ ڈار صاحبہ کی طرف سے تقسیم ترکہ ڈاکٹر طفیل احمد صاحب مرحوم کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں مسرت النساء خان صاحبہ کا نام شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ نیز محمد اکرام کی جگہ محمد اکرم شائع ہو گیا ہے چنانچہ مسرت النساء صاحبہ باقی ورثاء میں شامل ہیں اور محمد اکرم صاحب کی جگہ محمد اکرام صاحب کا نام درست فرمالیں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان نکاح

۱۸ ستمبر ۸۱ء کو احمدیہ ہال کراچی میں میرے بھائی مکرم ملک عباس انور صاحب ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل کاذیح مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہنوں کے نکاح ہمراہ عزیزہ ثمینہ سلمہ اللہ بنت مکرم شیخ عبدالرشید صاحب ساجد کا اعلان مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ مقیم کراچی نے بعوض مبلغ بیس ہزار روپے مہر فرمایا برادرم ملک عباس انور صاحب عبداللہ خانصاحب افغان درویش کے نواسے اور عزیزہ ثمینہ شیخ عبدالرب صاحب مرحوم کی پوتی اور جناب شیخ عبدالحکیم صاحب قریشی آف نوشہرہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور ثمرہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(محمود انور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

ولادت

میرے بیٹے عزیزم عبدالہادی خان ابن عبداللطیف خان صاحب مرحوم سابق اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۵ ۹/۸۱ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام فرح خان تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم عبداللطیف خان صاحب مرحوم کی پہلی پوتی اور مکرم سید نور شاہ صاحب آف شورکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی درازیٔ عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(امۃ الوہاب ضیاء۔ اہلیہ عبداللطیف خان صاحب مرحوم
سابق اسسٹنٹ دفتر پرائیوٹ سیکرٹری دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسوموں (کینیا) کے میئر کی احمدیہ مشن ہاؤس میں آمد

کینیا (مشرقی افریقہ) صوبہ نیانزا میں مقیم مبلغ مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ۲۹ر اگست ۱۹۸۱ء کو احمدیہ مسلم مشن ہاؤس کسوموں میں ایک دعوت عصرانہ میں کسوموں کے میئر نے شرکت کی۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دعوت میں شرکت کے لئے میئر اور ان کے ۱۴ کونسلروں کو بھی دعوت نامے جاری کئے گئے۔ میئر صاحب موصوف نے تقریب میں شرکت کرنے کے علاوہ چند منٹ کے لئے سامعین سے خطاب بھی کیا۔

کسوموں کی ایک اور تبلیغی رپورٹ میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب نے بتایا ہے کہ ۳۰ر اگست کو کسوموں کے سوشل سنٹر ہال میں انتظامیہ سے رابطہ قائم کرکے ایک پبلک لیکچر کا انتظام کیا گیا جس سے امیر جماعت کینیا نے خطاب کیا اس خطاب کے دوران ہال میں ایک سو عیسائی صاحبان موجود تھے۔ رپورٹ کے آخر میں مکرم حافظ صاحب موصوف نے درخواست کی ہے کہ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کے اعلیٰ نتائج برآمد کرے اور مزید خدمت دین کے مواقع عطا کرتا چلا جائے آمین۔

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی کا دوسرا ہفتۂ طلبا ۱۲ر تا ۱۸ر اکتوبر ۸۱ء منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی کا دوسرا شاندار ہفتۂ طلبا ۱۲ر تا ۱۸ر اکتوبر منعقد ہوگا جس میں کرکٹ ٹورنامنٹ، پکنک، مباحثہ، نمائش، پارٹی، تقسیم انعامات، تبلیغی نشست کے پروگرام بھی منعقد ہوں گے۔ بزرگان کے خطابات ہوں گے۔

جملہ طلبا سے درخواست ہے کہ اس کے زیادہ سے زیادہ مقابلوں میں اور پروگراموں میں حصہ لیں۔ طلبا کے والدین بھی انہیں اس کے لئے تلقین فرمائیں۔ بزرگان سے کامیابی کے لئے دعا کی بھی درخواست ہے۔

(جنرل سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی)

شکریہ احباب

ہم تمام احباب جماعت اور خصوصاً خاندانِ اقدس کے افراد کے دلی ممنون اور شکرگزار ہیں جنہوں نے ہمارے والد مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مقیم کانو (نائیجیریا) کے وفات پاجانے پر ہم سب تحریری اور ذاتی طور پر اظہار افسوس کیا اور اس اچانک المیہ پر اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ہمارے غم میں برابر کے شریک ہوئے

چونکہ فرداً فرداً تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لئے ہم اس اعلان کے ذریعہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر انوار الدین ابن ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم کانو نائیجیریا)

زعماء اور زعماء اعلیٰ انصار اللہ

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے قبل اپنا بجٹ سو فی صد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تاکہ آپ کی مجلس کا نام دعائیہ فہرست میں شامل ہو سکے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

تقریباً دو ہفتے ہوئے خاکسار کو ایک عدد کلائی گھڑی بس سٹینڈ ربوہ سے ذرا آگے چنیوٹ کی جانب سڑک پر گری پڑی ملی ہے جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر سکتا ہے۔

(محمد معین اختر انسپکٹر تحریک جدید۔ وکالت مال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

تقریب نکاح

میرے بھانجے عزیزم عبد العلیم خالد ٹیکنیکل آفیسر سڈنی یونیورسٹی آسٹریلیا ابن ملک عبد العظیم خان صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثنا بین خان صاحبہ دختر نیک اختر سکواڈرن لیڈر مکرم شریف احمد خان صاحب ریٹائرڈ (ابن مکرم لیفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب مرحوم) مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے ۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مسجد دار الذکر لاہور میں پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے آمین

(کرنل محمد طیب لاہور)

عزیز مکرم مولود احمد صاحب شاہد ابن برادرم مکرم شیخ محمود احمد صاحب آف دھرمپورہ لاہور کا نکاح عزیزہ ثمینہ پروین دختر اخویم مکرم عبد الرحمان صاحب شاکر ربوہ کے ساتھ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر محمد حسن اقبال (جامعہ احمدیہ ربوہ) میں محترم مولوی عطاء محمد صاحب نے بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء بعد نماز ظہر پڑھا۔ احباب و بزرگان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔

(محمد احمد جلیل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم میجر شریف احمد باجوہ نیویارک امریکہ سے ۲۲ر ستمبر کو پاکستان واپسی کے لئے تیار تھے کہ دل کا حملہ ہو گیا۔ عزیزم ڈاکٹر ماجد علی اطلاع ملنے پر فوراً گھر پہنچ گئے اور ٹیکہ دیا اور ایمبولینس نے فوراً ہسپتال پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ اس نے پیارے بھائی کو اپنے فضل سے زندگی دی۔ علاج کا فوراً انتظام کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے کرم سے اب طبیعت رو بہ اصلاح ہے العزیز کی جلد کامل شفایابی اور لمبی کام اور نیکیوں والی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ بعض عزیزوں کی طرف سے الفضل میں پہلے بھی دعا کی تحریک چھپی ہے ہم سب دعائیں کرنے والوں کے ازحد ممنون ہیں اور مزید دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں العزیز سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ممالک بیرون کے علاوہ پاکستان میں اور اس سے قبل ہندوستان میں بڑی خدمت لی۔ اور اس کی بارگاہ سے امید ہے کہ وہ اس نافع وجود کو مزید زندگی اور خدمت کی توفیق عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے فضل کو جذب کرنے والی دعاؤں سے ہمارے بھائی کو نوازے اور شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ (مشتاق احمد باجوہ نیویارک)

محترمہ زلیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نصیب صاحب عارف زعیم اعلیٰ انصار اللہ راولپنڈی صدر کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(عباد اللہ گیانی مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

خاکسار عرصہ دس ماہ سے بے روزگاری سے پریشان ہے۔ احباب جماعت سے باعزت حصولِ روزگار کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف کاہلوں دھیرو کے۔ فیصل آباد)

چند دنوں سے خاکسار کی طبیعت بعارضہ لو بلڈ پریشر خراب ہے نیز خاکسار کا بایاں بازو بھی خراب ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں صحت عاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(محمد ارشد کاتب کارکن بیت المال آمد)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
گوجرانوالہ • ربوہ
چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود
۱۰۰ سوریٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

تاریخ اسلام کا مکمل ریکارڈ
سنِ عیسوی کی ابتدا سے لیکر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے کارآمد
"دائمی کیلنڈر"
دلچسپ اور کارآمد ——— عام فہم اور مستند
انشاء اللہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ربوہ کے بک سیلرز سے دستیاب ہوگا
منجانب الطاف قدیر کراچی